جہاد کرنا اور گوشت کھانا تشدد نہیں

اسلام جہاں کسی صورت میں بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا وہاں عیسائیت کی طرح یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ اگر کوئی تیرے دائیں گال پر طمانچہ مارے تو بایاں بھی اس کی طرف پھیر دے۔ بلکہ نظام کے ماتحت ظلم اور جبر کے استیصال کی تلقین کرتا ہے۔ فتنہ وفساد کو دُور کرنے کے لئے مالی اور جانی قربانی کرنے کی تحریک کرتا۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور اس کا بہت بڑا اجر بتاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک تشدد کا مقابلہ طاقت سے نہ کیا جائے۔ نہ ظالم کا ہاتھ ظلم سے رُک سکتا ہے۔ اور نہ دُنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام چونکہ دُنیا میں حقیقی امن اور انصاف قائم کرنے کے لئے آیا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ نہ صرف فتنہ وفساد کے استیصال کے متعلق ضروری ہدایات دیتا۔ بلکہ عملی نمونہ بھی قائم کرتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں جو جنگیں مسلمانوں کو کرنا پڑیں ان کی یہی غرض وغایت تھی ٭

تعجب ہے۔ کہ معاصر "شیر پنجاب" نے سکھوں کے لئے تو تشدد کے مقابلہ میں طاقت سے کام لینے کا جواز یہ کہکر نکال لیا۔ کہ "ہم تلوار چلاتے ہیں۔ تو تشدد کے خلاف۔ اس لئے جو تشدد ہم میں جائز بھی ہے۔ وُہ درحقیقت عدم تشدد ہے" حالانکہ اگر واقعات پر نظر کی جائے۔ تو سکھوں کے نہایت ہی مختصر سے زمانہ کی تاریخ کچھ اور ہی کہتی ہے لیکن وُہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ تشدد کو دُور کرنے کے لئے جس طریق عمل کو اسلام نے جائز قرار دیا ہے وُہ درحقیقت تشدد نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ "شیر پنجاب" نے بزعم خود اسلام میں تشدد کا ثبوت دیتے ہُوئے ایک طرف تو یہ "دلیل" دی ہے۔ کہ "اسلام جہاد کی تعلیم دیتا ہے" اور دوسری طرف یہ لکھا ہے۔ کہ "مسلمان گوشت خور ہیں۔ اور جانوروں کی خدا کے نام پر قربانی دینا ان کا مذہبی فرض ہے"

حالانکہ نہ تو جہاد کی تعلیم کی وجہ سے اسلام پر تشدد کا الزام عائد ہو سکتا ہے اور نہ گوشت کھانے اور جانوروں کی قربانی کرنے سے۔ جہاد کو اگر جنگ کے معنوں میں لیا جائے۔ تو بھی اسلام میں اس کی یہ غرض نہیں۔ کہ کمزور اقوام پر ازراہ ظلم وستم حملہ کیا جائے۔ اور ان کو لوٹ گھسوٹ لیا جائے۔ بلکہ طاقت ور دُشمن کی شرارتوں اور ایذارسانیوں کا انسداد مدنظر ہوتا ہے۔ اور مذہبی آزادی کا قیام پیش نظر۔ اور یہ ایسی پاکیزہ۔ اور ضروری اغراض ہیں۔ کہ ان کی خاطر جو قوم اپنے اموال اور اپنی جانیں قربان کرتی ہے۔ اس کے متعلق کسی سمجھدار انسان کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں آسکتا۔ کہ وُہ تشدد اور جبر کی مرتکب ہوتی ہے بلکہ وُہ ہر امن پسند اور آزادی کی قدر وقیمت جاننے والے انسان کے نزدیک قابلِ صد ستائش ہے ٭

اسی طرح گوشت کھانا اور جانوروں کی قربانی کرنا بھی تشدد نہیں کہلا سکتا۔ دُنیا کی ہر چیز خدا تعالےٰ نے انسان کے لئے پیدا کی ہے۔ اور انسان کو حق دیا ہے۔ کہ ان سے جائز طور پر فائدہ اُٹھائے اور انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان چیزوں کو کام میں لائے۔ اگر اس کا نام تشدد رکھا جائے۔ تو پھر ہر انسان تشدد کا مرتکب ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی انسان اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک دوسری جانیں اس کے لئے قربان نہ ہوں۔ موجودہ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ پانی اور ہوا میں بے شمار ایسے جاندار پائے جاتے ہیں جو پانی کے گھونٹ اور سانس کے ساتھ انسان کی خوراک بنتے ہیں۔ اسی طرح اس بات میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں رہ گیا۔ کہ نباتات میں بھی زندگی پائی جاتی ہے اور وُہ بھی رنج وراحت محسوس کرتی ہے اب اگر جانوروں کا گوشت کھانا اس لئے تشدد ہے۔ کہ اس طرح ان کو دکھ۔ اور تکلیف پہونچتی ہے۔ اور ان کی جان جاتی ہے۔ تو پھر سبزی استعمال کرنا بھی تشدد ہے اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ گوشت کھانے اور سبزی کھانے میں جان لینے اور زندگی ختم کرنے کے لحاظ سے کوئی بھی فرق نہیں۔ اور جو لوگ تازہ بتازہ سبزیاں کھاتے ہیں۔ انہیں کوئی حق نہیں۔ کہ گوشت کھانے والوں پر تشدد کرنے کا الزام لگائیں۔ اسی طرح دُودھ حاصل کرنے میں بھی تشدد سے کام لیا جاتا ہے۔ دودھ دینے والے جانور کا بچہ جب بزور پرے ہٹا کر باندھ دیا جاتا ہے تو اس وقت وُہ جانور اور بچہ دونوں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ مگر اہنسا کے پجاری قطعاً ان کی پروا نہیں کرتے ٭

غرض تشدد نہ تو ہر موقعہ پر جائز ہے اور نہ ہر وقت ناجائز۔ اپنے اپنے محل پر دونوں پہلو ضروری ہیں۔ اور یہ حد بندی مذہب ہی کر سکتا ہے اسلام نے اس بارے میں جو تعلیم دی ہے۔ وُہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو ابھی قدرے نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ میں خیر و عافیت ہے۔

تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے متعلق ضروری اعلان

ان احباب کرام اور جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ جو سال ششم کے وعدے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یا دفتر فنانشل سیکرٹری "تحریک جدید" میں ارسال کر چکی ہیں۔ کہ ان کی منظوری کی اطلاع دفتر سے بھیجی جا چکی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد نے وعدہ تو کیا ہے۔ مگر اسے مرکز سے منظوری کی اطلاع نہیں پہنچی۔ تو وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش نہیں ہوا۔ اور انہیں اپنا وعدہ دوبارہ بھیجنا چاہیئے۔

اسی طرح بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور افراد کو معلوم رہے کہ ان کے سال ششم کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء ہے۔ لیکن بیرون ہند کی ان جماعتوں اور افراد کے لئے جو اسی ملک کے باشندے ہیں۔ وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء ہے۔

بیرون ہند کی کئی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں۔ جن کے وعدے تا حال نہیں پہنچے انہیں جلد وعدوں کی فہرستیں بھیج دینی چاہیئں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی صحت کے لئے دعا کی جائے

ملتان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ تاحال بیمار ہیں۔ کمزوری پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ بخار اور کھانسی میں بھی ابھی تک کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ ناظرین براہ کرم مولوی صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

چندہ نشر و اشاعت اور مقامی تبلیغ کے متعلق اعلان

نشر و اشاعت اور مقامی تبلیغ کے لئے دوست چندہ بھیج رہے ہیں۔ لیکن تحریک میں چونکہ نام پہلے "نشر و اشاعت" کا آتا ہے۔ اس لئے اس تحریک میں "نشر و اشاعت" لکھ دینا دوست کافی سمجھتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ "نشر و اشاعت" کے نام کے ساتھ "وغیرہ" کا لفظ اور لکھ دیا کریں۔ تا محاسب صاحب کو وہ چندہ صرف ایک مد میں محدود کرنے کی مجبوری نہ ہو۔

آئندہ سے وہ چندہ جس میں تصریح تقسیم کی نہیں ہو گی۔ یعنی صرف "نشر و اشاعت" یا صرف "مقامی تبلیغ" کا لفظ ہی لکھا ہو گا۔ "مقامی تبلیغ" اور "نشر و اشاعت" میں نصف نصف تقسیم کیا جائے گا۔ جو دوست خاص طور پر کسی ایک مد میں چندہ دینا چاہیں۔ وہ مہربانی فرما کر اس کی وضاحت علیحدہ فرما دیا کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تبلیغ احمدیت کے لئے مجاہدین کی ضرورت

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہیں۔ تبلیغ احمدیت ہمارا فرض ہے۔ سورہ صف کی آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں بیان فرمودہ اسلام کے غلبہ کی پیشگوئی ہمارے ذریعہ پوری ہونے کا وعدہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرما چکا ہے۔ کہ تمام دنیا میں قرآن کی حکومت اسی جماعت کے ذریعہ سے قائم ہو گی۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جس نے خدا سے برگشتہ مخلوق کو خدا تعالےٰ کی طرف لانا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو پھر روشن کرنا ہے۔ غرض یہ کام بہر حال کرنا ہے۔ اور ہم نے کرنا ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ واریاں بہت زیادہ ہیں۔ پس ہمیں تبلیغ کے کام کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ بعض لوگ ملازمت کی مصروفیت کی وجہ سے اس فرض کی ادائیگی کے واسطے کوئی وقت نہیں نکال سکتے البتہ وہ اس ذمہ واری کو صرف اس صورت میں ادا کر سکتے ہیں۔ کہ رخصت لے کر فریضہ تبلیغ سے سبکدوش ہوں۔ بنا بریں ایسے احباب جو اپنی ملازمت وغیرہ سے رخصت حاصل کر کے تبلیغ کے لئے وقت دے سکیں۔ اپنے نام دفتر دعوت عامہ میں جلد بھجوا دیں۔ نیز اطلاع دیں۔ کہ کس وقت انہیں رخصت مل سکے گی۔ تا کہ ان کی تبلیغی خدمات سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

مہتمم دعوۃ عامہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

تجنید خدام الاحمدیہ کے متعلق ایک نہایت ضروری اطلاع

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا سال ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش سے شروع ہو چکا ہے۔ چونکہ ہر آنے والی گھڑی اپنے ساتھ نئی ذمہ واریاں لے کر وارد ہوتی ہے۔ اس لئے مجلس ہذا پر دو سال گذرنے پر یہ نہیں۔ کہ ہمارا کام کس قدر ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ ہم نئی ہمتوں اور نئے ارادوں کے ساتھ سال نو کا خیر مقدم کریں اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ممکن فروغ دینے کے لئے کوشاں رہیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ نوجوانان سلسلہ جو مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وضع فرمودہ لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مگر کام کی وسعت کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ممبران کی تعداد میں ممکن ترین اضافہ کی کوشش جاری رکھیں۔ اس لئے آپ حضرات کی خدمت میں معروض ہوں۔ کہ آئندہ مزید تجنید کے لئے خاص طور پر کوشش فرمائیں۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں باقاعدہ ارسال فرماتے رہیں۔

دفتر مرکزیہ میں جو رپورٹ ارسال کی جائے۔ اس کے متعلق مزید یہ عرض ہے۔ کہ اپنی مجلس کے سیکرٹری صاحب تجنید کو ہدایت فرمائیں کہ وہ اپنی علیحدہ رپورٹ آپ کی طرف سے ہفتہ وار اور ماہانہ رپوٹوں کے ساتھ ارسال فرما دیا کریں۔ رپورٹ پر آپ کے تصدیقی دستخط ہونے چاہیئں۔

اس اعلان سے اطلاع یابی پر اور اس امر کا اہتمام فرما کر خاکسار کو جلد اطلاع دیں۔ جس پر سیکرٹری صاحب تجنید کے بھی دستخط ہونے چاہیئں تا کہ معلوم ہو کہ آپ نے ان کو ہدایت دے دی ہے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ کا حکومت برطانیہ سے جنگ میں تعاون

جماعت احمدیہ کا مسلک نہایت واضح ہے۔ حکومت کے معاملہ میں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ مذہبی آزادی دینے والی حکومت سے تعاون کرنا جماعت احمدیہ کا دستور العمل ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ حکومت برطانیہ موجودہ حکومتوں میں سے مذہبی آزادی دینے کے لحاظ سے بہترین حکومت ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ اس سے تعاون کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ تاریخ ایک روشن ورق ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ احمدیہ جماعت اپنے مقدس اور برگزیدہ رہنماؤں کی زیر قیادت کس طرح اس ہدایت پر عمل پیرا رہی ہے۔

مندرجہ بالا اصل کی بنا پر موجودہ جنگ میں بھی جماعت احمدیہ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور حکومت برطانیہ کو امداد دینے کے لئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ جوں جوں ضرورت بڑھتی جائیگی احمدی نوجوان اپنے امام ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں میدان عمل میں آتے جائیں گے جماعت احمدیہ کے اس طریق کار پر جو اس جنگ میں نیز ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں اختیار کیا گیا۔ مخالفین کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے اور اسے اسلام کی شاندار روایات کے منافی قرار دیا جاتا ہے۔ یہ اعتراض عوام کے علاوہ ایسے حلقوں سے بھی اٹھایا جاتا ہے۔ جو اہل علم ہونے کے دعویدار ہیں۔ تاریخ دانی کے مدعی ہیں۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" نے بھی اپنے ۱۶ فروری کے پرچہ میں اس اعتراض کو دہرایا ہے۔

جماعت احمدیہ کی اس امداد پر اعتراض کرنے والے سب سے اول اس امر پر غور فرمائیں۔ کہ ان کا اپنا طریق عمل کیا ہے موجودہ جنگ اور گذشتہ لڑائی میں مسلمانان عالم کا کیا رویہ رہا ہے۔ میں ذیل میں ایک حوالہ گزشتہ محاربہ عظیم کے بارے میں۔ اور ایک موجودہ جنگ میں امداد کے سلسلہ میں درج کرتا ہوں۔

(۱) جناب سید سلیمان صاحب ندوی فلسطین کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۶ء دہلی کے خطبۂ صدارت میں فرماتے ہیں:۔

"انیس برس کے بعد بھی آج جنرل النبی گزشتہ جنگ عظیم کے قائد اعظم۔ اور فاتح بیت المقدس کی شان میں وہ الفاظ ہم نہیں بھولے۔ جو برطانی پارلیمنٹ میں اس کے اعزاز کے موقعہ پر کہے گئے۔ کہ آج دنیا کی آخری صلیبی جنگ کی تین چوتھائی فوج مسلمان تھی۔ اور اس کا سپہ سالار مکہ کا شہزادہ اور ابن رسول اللہ تھا ع جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ حضرات آج جو کچھ درپیش ہے۔ وہ مسلمانوں کے خواہ وہ عرب ہوں۔ یا ہندوستانی کل کے گناہ کا نتیجہ ہے"

(اخبار زمیندار۔ ۱۰- نومبر ۱۹۳۶ء)

(۲) اخبار "انقلاب" لاہور اپنی اشاعت ۲۱- فروری ۱۹۴۰ء میں "جمہوریت کے لئے ہر خطرہ اسلام کے لئے خطرہ ہے" کے عنوان سے مندرجہ ذیل خبر شائع کرتا ہے:۔

"قاہرہ ۱۹- فروری ۱۹۴۰ء۔ روزنامچہ البلاغ کے بیان کے مطابق الجزائر کے مسلمانوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ جمہوریت کے لئے ہر خطرہ اسلام کے لئے خطرہ ہے کیونکہ اسلام اور جمہوریت باہم لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے الجزائر کے تمام مسلمان موجودہ جنگ میں جمہوری حکومتوں کے ساتھ ہیں البلاغ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اپنے اس اعلان کے مطابق اسلامیان الجزائر بہ تعداد کثیر حکومت فرانس کو اپنی فوجی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ اور میدان جنگ میں جمہوری لشکروں کے دوش بدوش جمہوریت کے بقار اور تحفظ کے لئے اسی طرح پھر لڑنے کو تیار ہیں۔ جس طرح ۱۹۱۴ء میں انہوں نے جرمن بربریت کے خلاف داد شجاعت دی تھی"

ان دونوں اقتباسات سے عیاں ہے۔ کہ گزشتہ جنگ عظیم میں مسلمانوں نے اتحادیوں کی کس قدر مدد کی تھی۔ اور موجودہ جنگ میں بھی وہ کس طرح ان کے دوش بدوش لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اس عملی اظہار کی موجودگی میں غیر احمدی صاحبان کا یہ حق نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ پر معترض ہوں۔ کہ وہ کیوں حکومت برطانیہ سے تعاون کرتی ہے۔

ہاں ہمارے تعاون میں دنیوی منفعت ملحوظ نہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک دینی طور پر اس وقت انگریزی حکومت کی امداد کرنا ضروری ہے۔ نادان تو اس امداد و تعاون کو اسلامی روایات کے منافی سمجھتے ہیں۔ مگر اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر مذہبی آزادی دینے والی حکومت سے تعاون نہ کرنا صحابہ کرام رض اور اولین مسلمانوں کے اسوہ کے صریح خلاف ہے۔ صحابہ کرام نے مکہ میں دشمنان اسلام کے مظالم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ خود حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس ملک میں چلے جانے کی نصیحت فرمائی۔ اس وقت حبشہ کا بادشاہ نجاشی عیسائی تھا۔ مسلمانوں نے اس کی سلطنت میں پناہ لی۔ اور امن سے اپنے مذہبی احکام پر عمل پیرا ہو گئے۔ اسی عرصہ میں نجاشی کے خلاف ایک غنیم نے چڑھائی کر دی۔ اس موقعہ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے جو طریق عمل اختیار فرمایا۔ وہ مندرجہ ذیل حوالجات سے ظاہر ہے۔

(۱) عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ قال نزل بالنجاشی عدو من ارضھم فجاءہ المھاجرون فقالوا انا نحب ان نخرج الیھم حتیٰ نقاتل معك وترى جرأتنا ونجزيك بما صنعت بنا فقال لدواء بنصر اللہ عز وجل خیر من دواء بنصرۃ الناس۔

(تفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان۔ جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

حضرت عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں۔ کہ نجاشی کے خلاف اسی ملک کے ایک دشمن نے چڑھائی کی۔ تب مہاجرین صحابہ رض نجاشی کے پاس آئے اور کہا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آپ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے نکلیں تاہم بھی آپ کے دوش بدوش جنگ کریں۔ اور آپ کو ہماری جرأت کا اندازہ ہو سکے۔ اس طرح ہم آپ کے حسن سلوک کا اس امداد کے ذریعہ بدلہ دے سکیں گے۔ نجاشی نے کہا۔ کہ اللہ کی تائید و نصرت کی موجودگی میں بیماری اس دوا سے اچھی ہے۔ جس کے شامل حال لوگوں کی مدد ہو۔

(۲) واقام المسلمون بخیر دار وظھر ملك من الحبشة فنازع النجاشی فی ملکه فعظم ذلك علی المسلمین وسار النجاشی الیه لیقاتله وارسل المسلمون الزبیر بن العوام لیاتیھم بخبرہ وھم یدعون له فاقتتلوا فظفر النجاشی فما سر المسلمون بشی سرورھم بظفرہ (تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۳۴)

مسلمانوں نے حبشہ میں بطور بہترین گھر کے اقامت اختیار کی۔ اور حبشہ میں ایک بڑے سردار نے نجاشی سے حکومت چھیننے کے لئے جنگ شروع کر دی۔ مسلمانوں کو یہ بات سخت شاق گزری۔ جب نجاشی اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلا۔ تو مسلمانوں نے حضرت زبیر کو بھیجا۔ تا وہ جنگ کی خبر دیتے رہیں۔ اور خود مسلمان نجاشی کی کامیابی کے لئے دعا مانگتے تھے۔ جنگ ہوئی۔ غلبہ نجاشی کو حاصل ہوا۔ مسلمانوں کو اس فتح سے بے اندازہ خوشی حاصل ہوئی۔

ناظرین کرام! ان ہر دو اقتباسات سے عیاں ہے۔ کہ مذہبی آزادی دینے والی غیر مسلم حکومت کے بارے میں حقیقی مسلمانوں کا طریق عمل کیا ہوتا تھا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام نے نجاشی کی مسیحی حکومت کی اطاعت کی۔ جب اس حکومت پر کسی دشمن نے چڑھائی کی۔ تو صحابہؓ نے اپنی ساری خدمات نجاشی کو پیش کر دیں۔ اور اس کی فوج میں بھرتی ہو کر اس کے دشمن کا مقابلہ کرنا چاہا۔ تا اس طرح اس کے احسان کا بدلہ دے سکیں۔ لیکن جب نجاشی مسلمانوں کو فوج میں نہ لے گیا۔ تو وُہ گھروں پر ہی اس کی کامرانی کے لئے دُعا کرتے رہے۔ اور خبر رسانی کے لئے حضرت زبیرؓ کو بطور نمائندہ بھیجدیا۔ پھر نجاشی کے غلبہ پر انہیں بے حد مسرت حاصل ہوئی:

یہ وُہ طریق عمل تھا جو اولین مسلمانوں کا تھا۔ اور یہی وُہ طریق عمل ہے جو آج جماعت احمدیہ کا ہے۔ گویا جماعت احمدیہ صحابہ کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اور اس کا حکومت برطانیہ سے تعاون صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت کا احیاء ہے۔ جو لوگ اس طریق پر معترض ہیں۔ دراصل وُہ اسلامی روایات سے ناواقف۔ اور اسلام کی رُوح رواداری و احسان شناسی سے نابلد ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ہزاروں ہزار برکات اس مرد فارسی پر ہوں۔ جس نے اس دورِ آخری میں حقیقی اسلام کو دُنیا میں قائم کیا۔ اور پھر اپنے پیرووں کو حجازی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔ یہی کامیابی اور غلبہ کا یہی طریق ہے۔ حضورؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا ہے ؎

از رہِ دیں پروری آمد عروج اندر نخست
باز چوں آید بیاید ہم ازیں رہ بالیقیں

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد کے حالات

روایات جناب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس

میرے بار بار والدہ صاحبہ سے یہ عرض کرنے پر کہ والد صاحب نے آخری وصیت کے طور پر کہا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔ اور ہمیں نصیحت کی تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے پاس جائیں نیز ان کو تبلیغ بھی کرتا رہا۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور وصیت بھی کی۔ آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تک زندہ ہیں۔

نماز کے اوقات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے (جو امام ہوا کرتے تھے) دائیں طرف کھڑے ہوا کرتے تھے اور باقی مقتدی پیچھے صفوں میں ہوتے تھے۔ سجدہ کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ آہستہ آہستہ اور ذرا ٹھہر کر اُٹھتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان کی پوری تقلید کرتے:

ایک دفعہ نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ساتھ کھڑے تھے۔ پیچھے والے لوگوں سے فرمایا کہ آگے آ کر ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ اس پر پچھلی صف والے آ کر دائیں اور بائیں کھڑے ہو گئے۔ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے نہیں سُنا تھا۔ کیونکہ تکبیر کے دوران میں حضور نے فرمایا تھا۔ جب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احترام کرو۔ اس پر لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے:

ایک دفعہ عید کے موقعہ پر میں قادیان میں تھا۔ اس دن ہم روزہ سے تھے۔ مگر بعض دوسری جگہوں سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ آج عید ہے اس پر ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا۔ کہ حضور کوئی الہام اس بارے میں ہؤا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ہؤا ہے۔ کہ:

”عید تو ہے چاہے کرو یا نہ“

خاکسار عبد القادر کارکن تالیف و تصنیف۔

شعبہ ایثار واستقلال کیلئے سکرٹری مقرر کئے جائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کا شعبۂ ایثار و استقلال ایک نہایت ضروری شعبہ ہے۔ جس کی طرف توجہ دینا ہر سچے احمدی کا کام ہے قرآن کریم میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے۔ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ (حشر ع ۲) کہ اگرچہ وہ خود صاحب احتیاج ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی ایثار دکھاتے۔ اور قربانی کرتے تھے۔ اور یہ وصف ان میں عارضی طور پر نہ تھا بلکہ اسلامی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ وُہ نہایت استقلال اور استقامت سے ہر موقعہ و ہر محل پر اس کا اظہار کرتے رہے۔ جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل و کرم سے بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ایثار و استقلال دکھاتے ہیں۔ اور انہوں نے قربانی کے نہایت عمدہ نمونے قائم کر رکھے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ اس شعبہ کا کام منظم صورت میں ہو جس کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ اس شعبہ کا سکرٹری مقرر کیا جائے۔ جو پریذیڈنٹ جماعت اور احباب کے مشورہ سے ہو۔ جو مرکزی ہدایات کے مطابق اپنی جماعت میں کام کریں گے۔ اور رپورٹ بھجوائیں گے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے زعما صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وُہ مندرجہ طریق کے مطابق اپنے ہاں اس شعبہ کا سکرٹری منتخب کر کے مجھے اطلاع فرمائیں۔ تاکہ باقاعدگی سے کام شروع کیا جائے۔ (مہتمم شعبۂ ایثار و استقلال قادیان)

جماعت ہائے احمدیہ کے کارکنوں کی آگاہی کے لئے

عرصہ دو تین ماہ کا ہؤا۔ کہ نظارت امور عامہ کی مُہر شعبۂ تنفیذ کے دفتر سے گم پائی گئی۔ جس کی تلاش کی جاتی رہی۔ مگر دستیاب نہیں ہوئی۔ مورخہ ۲۲ و ۲۳۔ فروری ۱۹۴۰ء کی درمیانی شب اُسی مُہر کے ساتھ ایک اعلان مختلف مساجد میں چسپاں پایا گیا۔ کہ میر قاسم علی صاحب کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے اور یہ اعلان محض شرارت پر مبنی تھا۔ مہر پر ناظر امور عامہ کے جعلی دستخط بنائے گئے۔ باریک کی نقل کے ذریعہ کسی دفتری چٹھی سے دستخطوں کے نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہٰذا احباب ہوشیار رہیں مسروقہ مہر کا نمونہ یہ ہے

ناظر امور عامہ

ناظر امور عامہ۔

جنت اور اس کے ورق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی تازہ نظم میں فرمایا تھا ؎

کب تلک پہنا کروں اوراقِ جنت کا لباس
چادرِ تقویٰ اُڑھا دے ہاں اُڑھا دے آج تُو

اس شعر کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے عاجز کو قرآن کریم میں سے ایک پورا مضمون سمجھا دیا۔ جو درج ذیل ہے:۔

حضرت آدمؑ والے واقعہ کا ایک مفہوم عین خلافت اسلامیہ پر چسپاں ہوتا ہے۔ نبی اپنی زندگی میں اپنے صحابہؓ کو بچوں کی طرح پیار سے رکھتا ہے۔ اس طور پر کہ خدمتِ دین کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیتا ہے۔ یا یہ کہ صحابہ اپنے رسول کی پدرانہ شفقت کی موجودگی میں اس قسم کا اطمینان اور سکینت محسوس کرتے ہیں۔ گویا ان کے کندھوں پر کچھ بھی کام کا بوجھ نہیں۔ مثلاً ہمارے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لنگر خانہ: نظارت ضیافت۔ نظارت تالیف۔ نظارت تبلیغ۔ نظارت تربیت و تعلیم غرض کہ ہر شعبہ کے قریباً خود ہی مہتمم اور منتظم تھے۔ لیکن اپنی وفات کے وقت نبی اپنی عزیز جماعت کو نصیحت فرماتا ہے کہ اے عزیزو! اب میری شخصی زندگی کا خاتمہ ہے۔ مگر قومی زندگی کا ابتداء ہوگا اور اللہ چاہتا ہے۔ کہ خدمتِ دین کا بوجھ اب تمہارے کندھوں پر پڑے۔ لہٰذا میرے بعد سب ملکر کام کرنا۔ تب قدرتِ ثانیہ کے مظہر یعنی خلیفۂ وقت کے ساتھ مل کر جماعت کو اس جنت میں رہنا اور اسے ترقی دینا ہوتا ہے۔ جو نبی کے ہاتھ سے تیار ہو چکی ہوتی ہے۔ اور نظامی تفصیل کے ساتھ جماعت کو بھی بوجھ اٹھانا پڑتا ہے اسی لئے حکم ہوتا ہے یٰاٰدم اسکن انت و زوجك الجنۃ۔ گویا اس آیت کا پورا اطلاق خلافت ہی کے زمانہ پر ہوتا ہے۔ اور ویسے بھی حضرت آدم کو خلیفہ ہی کے لقب سے قرآن کریم میں یاد کیا گیا ہے

مگر ساتھ ہی نبی تنبیہ بھی فرماتا ہے۔ کہ کفر جو میرے زمانہ میں زیادہ تر باہر سے حملہ آور ہوتا۔ اور منہ کی کھاتا رہا ہے اب وہ نفاق کے رنگ میں اندر سے ہو کر اس جنت کو مٹانا چاہے گا۔ اسی لئے فرمایا اِنَّ ھٰذا عدو لك و لزوجك فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقیٰ ط

اسلام کے دورِ اول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت صحابہؓ کی جماعت کو اسی شیطانِ نفاق کے فتنہ سے متنبہ کیا گیا تھا۔ مگر حکمتِ الٰہی سے قومی اتحاد و تنظیم کی جو جنت تھی وہ چار خلفاء کے زمانہ سے آگے نہ چل سکی۔ اور جماعتِ مسلمین کو اس قومی اتحاد کی جنت سے باہر آنا پڑا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تیار ہوئی تھی۔ اس واقعہ سے ہر مومن کا دل دکھتا ہے۔ کہ یہ کیا ہوا۔ جو تنظیم خلافت ایک قلیل مدت سے آگے نہ چل سکی۔ مگر جو ہونا تھا۔ وہ ہوا۔ جنت کہتے ہیں اس گھنے باغ کو جس کے درخت جمع ہو کر ایک مالی اور ایک منتظم کے ماتحت ایک ہی مقام پر نشوونما پاتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ جیسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تیار شدہ جماعت کو دیکھ کر فرماتے ہیں:۔

؎ بھر گیا باغ اب تو پھولوں سے
آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا

مگر اسلام کے دَورِ اول میں خلافتِ راشدہ کے اختتام کے ساتھ وہ جنت پھر جنت نہ رہی۔ اور اس ۱۳۰۰ برس کے لمبے عرصہ میں قوم پھر کبھی ایک امام اور ایک خلیفہ کے ماتحت ایک گھنے باغ کی صورت میں اکٹھی نہ ہوئی۔ ہاں مختلف ائمہ کی صورت میں بکھرے ہوئے ورق الجنۃ رہ گئے۔ اور انہی کے طفیل قوم متفرق طور پر تربیتی و تنظیمی نقصوں کو ڈھانپتی رہی۔ مگر بالعموم تربیت کے لحاظ سے ہم گویا ننگے ہی رہے۔ اور خلافت کی برکت سے جو اعلیٰ اسلامی تقوےٰ کے لباس سے مسلمان انفرادی و قومی ترقی کر سکتے تھے۔ اس سے محروم رہ گئے۔ طفقا یخصفان علیھما من ورق الجنۃ۔

مگر ثم اجتبٰہ ربّہ فتاب علیہ و ھدیٰ۔ آخر اللہ کی رحمت نے پھر جوش مارا۔ اور امت محمدیہ میں مسیحؑ پیدا ہوئے تب پھر وہی اتحادِ قومی اور وہی جنت نمودار ہو گئی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تیار ہوئی تھی۔ اور خلافتِ راشدہ پھر قائم ہوئی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے دوام کے لئے آدم وقت کے ساتھ ساتھ زوج کو ہشیار رہنا چاہیئے۔ کہ شیطان اوّل حوا ہی کے پاس آیا کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں قومی اور انفرادی دونو طور پر ایمان و عمل صالح قائم رہے۔ کیونکہ بموجب آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات۔ ایمان و عمل صالح ہی کے ساتھ اس خلافت کا دوام وابستہ ہے۔

عاجز کو یاد پڑتا ہے۔ کہ کسی گفتگو کے دوران میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک رویا بھی بیان فرمایا تھا۔ جو غالباً حضور نے بچپن میں دیکھا تھا۔ فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ شیطان ہمارے باغ میں گھس آیا ہے۔ اس کے کان لمبے لمبے یعنی باہر کو نکلے ہوئے ہیں۔ اور میں نے اسے کان سے پکڑ کر باغ سے باہر نکال دیا ہے گویا کہ اگر پہلے زمانہ میں شیطان نے آدم کو جنت سے نکالا تھا۔ تو اب شیطان کو کان سے پکڑ کر جنت سے باہر نکالا جائے گا ؎

خاکسار
ڈاکٹر بدرالدین احمد
از مبارارہ یوگنڈا

تمباکو نوشی کے مضرات

تمباکو نوشی نہایت مضر اور نقصان رساں عادت ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف مالی ضیاع ہوتا ہے بلکہ انسان کے نظام عصبی اور اس کے قوائے عقلیہ اور دماغیہ کو بھی ضعف پہنچتا ہے مگر افسوس کہ یہ قبیح عادت دنیا کے اس قدر وسیع حلقہ میں پھیل چکی ہے۔ کہ ہندوستان میں ہی تمباکو اور سگرٹوں پر سالانہ لاکھوں روپیہ خرچ آتا ہے یہ صحیح ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کا عادی ہو جائے تو اس سے نجات حاصل کرنا اس کے لئے آسان نہیں ہوتا لیکن اگر انسان قوی اور مضبوط ارادے سے کام لے تو اس مہم کو سر کرنا اس کے لئے کوئی زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ آج کل دنیا میں ہائی بلڈ پریشر کا مرض عام ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس مرض یعنی خون کے دباؤ یا خون میں زیادہ جوش پیدا ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سی موتیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اس مرض کو مطالعہ کیا ہے اور اس کے اسباب علامات اور علاج پر غور کیا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہائی بلڈ پریشر کے نوے فی صدی مریض تمباکو نوش ہوتے ہیں۔ دراصل تمباکو میں نکوٹین نامی ایک زہر ہوتا ہے جو نہایت حاد اور تیز ہے۔ اس زہر سے انسانی جسم کی خون کی نالیوں میں تشنج پیدا ہو جاتا اور خون کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے اس لئے دل کو ان نالیوں میں سے خون گذارنے کے لئے معمول سے زیادہ زور لگانا پڑتا ہے اور یہ ایک نہایت خطرناک علامت ہے کیونکہ دل کا کام یہ ہے کہ وہ جسم کے ہر حصہ میں خون بھیجے اور یہ کام خون کی نالیوں کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے۔ لیکن ان کے سکڑ جانے کے باعث چونکہ خون کے گذرنے کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں اس لئے قدرتاً خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا اور دل کو اسی قدر زیادہ زور کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ انسان کا دل چوبیس گھنٹے حرکت کرتا رہتا ہے مگر جب کسی کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض ہو جائے۔ تو اسے دگنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور آخر بہت زیادہ تیز چلنے کے نتیجہ میں وہ تھک کر رہ جاتا اور انسان کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے لمبے سفر پر اگر کوئی جا رہا ہو اور وہ زور سے دوڑنے لگ جائے تو جلد ہی وہ دم توڑ دے گا اور تھک کر رہ جائے گا بخلاف اس کے جو شخص معمولی رفتار پر چلے گا وہ لمبے سفر کو آسانی کے ساتھ طے کرے گا۔ انسانی زندگی بھی ایک سفر سے مشابہت رکھتی ہے دل کی حرکت پر زندگی کا مدار ہے اور یہ حرکت انسان کے لئے اسی وقت تک سودمند ہو سکتی ہے۔ جب تک وہ اپنی عام رفتار پر رہے لیکن اگر کسی وجہ سے اسے اپنی رفتار زیادہ تیز کر دینی پڑے۔ تو آخر جلد ہی تھک کر وہ دم توڑ دیتا ہے اور انسان پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ حرکت قلب کا بند ہو جانا۔ فالج۔ لقوہ اور دماغ کی کسی رگ کا پھٹ جانا سب ہائی بلڈ پریشر کے مہلک نتائج ہیں اور یہ مرض جیسا کہ ابھی عرض کیا جا چکا ہے زیادہ تر تمباکو نوشی کے نتیجہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح گنگرین ایک مرض ہے یہ بھی زیادہ تر تمباکو نوشوں کو ہوتا ہے گنگرین اس حالت کو کہتے ہیں جب کسی چوٹ یا پھوڑے کے باعث متورم جگہ بہت زیادہ سرخ ہو جاتی ہے اور اس کا زہر تمام بدن میں پھیلنے کا احتمال ہوتا ہے۔ یہ مرض بھی سخت مہلک ہوتا ہے اسی لئے گنگرین جہاں بھی ہو ڈاکٹر اس عضو کو فوراً کاٹ ڈالتے ہیں تاکہ وہ زہر تمام بدن میں سرایت نہ کرے طبی سوسائٹیوں میں اس امر کا بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ ایک یا دو سگرٹوں کے پینے سے ہی انسانی جلد اور انگلیوں کے پوٹوں کا ٹمپریچر فوراً کم ہو جاتا ہے اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ ٹمپریچر میں یہ کمی دوران خون میں کسی رکاوٹ کا نتیجہ ہے۔ اور یہ رکاوٹ اسی لئے ہوتی ہے کہ نکوٹین کے فوری اثر سے خون کی نالیوں میں تشنج پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے پس ضروری ہے کہ تمباکو نوشی کی عادت کو کلیۃً خیرباد کہہ دیا جائے۔ کیونکہ زہر بہرحال زہر ہے۔ خواہ تھوڑی استعمال کی جائے یا بہت۔ مگر افسوس کہ آج کل اس زہر کو تریاق سمجھ کر بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے اور دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں گرایا جاتا ہے تمباکو نوشی کی عادت سے نجات پانے کے لئے بعض لوگ کئی اور عادتیں ڈال لیتے ہیں مثلاً بعض پان کھاتے ہیں بعض سپاری چباتے ہیں بعض چونے والی گوند موہنہ میں رکھ لیتے ہیں حالانکہ اول تو ان چیزوں کے استعمال میں کوئی خاص فائدہ نہیں دوسرے اگر ان کے استعمال کے نتیجہ میں کسی کی سگرٹ نوشی کی عادت دور بھی ہو جائے تو وہ ایک اور چیز کا عادی بن کر رہ جاتا ہے اور اس کی کیفیت وہی ہو جاتی ہے۔ جو پہلے تھی۔

جماعت احمدیہ میں تمباکو نوشی بند کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا سخت تاکیدی ارشاد ہے۔ خاص کر بچوں اور نوجوانوں کے لئے سخت ممانعت ہے احباب جماعت کو اس کی پوری پوری نگرانی کرنی چاہیئے تاکہ یہ بد عادت ہماری جماعت میں نہ پھیلنے پائے۔

وصایا کی منسوخی

حسب ذیل احباب کی وصایا مجلس کارپرداز مصالح قبرستان نے منسوخ کر دی ہیں

(۱) مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور موصی نمبر ۱۶۱۶ — بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ
(۲) شیخ محمد صدیق صاحب محبوب نگر دکن نمبر ۲۹۶۸ — " " "
(۳) مستری وزیر محمد صاحب قادیان نمبر ۱۴۸۰ — " " "
(۴) سیٹھ محمد علی صاحب حیدرآباد دکن نمبر ۱۵۶۹ — " " "
(۵) چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چک پنیار نمبر ۱۷۸۴ — " " "
(۶) میاں فضل دین صاحب امرتسر نمبر ۳۰۲۸ — " " "
(۷) سردار محمد علی صاحب جوڑہ کرنانہ گجرات نمبر ۳۰۷۹ — " " "
(۸) مسماۃ زینب بی بی صاحبہ جہلم نمبر ۳۸۵۳ — " " "
(۹) شیخ عبد القادر صاحب حیدرآباد دکن نمبر ۳۱۵۱ — " " "
(۱۰) اللہ یار خان صاحب صاحبہ ضلع شاہ پور نمبر ۳۶۵۸ — " " "

سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قبولیت دعا کا اثر

میرے لڑکے محمد یوسف کی ٹائیفائیڈ کے دوسرے حملہ سے سخت نازک حالت ہو گئی۔ بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ دوائیں تک بند کر دی گئیں۔ صرف دعاؤں پر زور تھا۔ یہ محض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا کا اثر ہے کہ اب اس کی حالت رو بصحت ہے یہ خاکسار روزانہ حضور کی خدمت میں درخواست بھیجتا رہا۔ اور اکثر بزرگوں کو دعاؤں کی تحریک کرتا رہا۔ خداوند پاک کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے دوبارہ زندگی بخشی۔ (محمد یامین تاجر کتب قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۲۵ فروری مسٹر جناح کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں جنگ کے بارہ میں مسلم لیگ کے رویہ اور ہندوستان کے آئندہ آئینی مسئلہ پر غور کیا گیا۔ صاحب صدر نے کہا میں نے مسلم لیگ کی طرف سے وائسرائے ہند کی خدمت میں تمام پوزیشن واضح کر دی ہے اور اب آئندہ اقدام کا انحصار وائسرائے ہند پر ہے۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کا رویہ پانچ مطالبات کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں اعلان کیا کہ مسلمان کسی صورت میں بھی یہ گوارا نہیں کریں گے کہ ان پر کانگرس یا برطانیہ یا ان دونوں کا مشترکہ تسلط قائم رہے۔ یہ بھی بیان کیا کہ مسلمانوں کو اقلیت کہنا نہ صرف غلطی ہے بلکہ حماقت ہے کیونکہ مسلمان اقلیت نہیں بلکہ ایک علیحدہ قوم ہیں۔

لنڈن ۲۵ فروری محکمہ پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل رائل ایرفورس کے ہوائی جہازوں نے ہیلیگولینڈ اور شمال مغربی جرمنی پر پرواز کی۔ پانچ جرمن جہازوں نے ایک برطانوی جہاز پر حملہ کیا۔ مگر ان پانچوں کو پسپا کرنے کے بعد برطانوی جہاز صحیح سلامت واپس آ گئے۔ اس کے برعکس ایک جرمن کمیونک میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس مہم میں برطانیہ اور فرانس کا ایک ایک طیارہ نیچے گرایا گیا ہے۔ لیکن لنڈن و پیرس میں اس کی تردید کی گئی ہے۔

پیرس ۲۵ فروری۔ ایک کمیونک منظر ہے۔ کہ محاذ جنگ پر کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا البتہ سرگرمیاں معرض تعطل میں ہیں۔

مالیکنڈا ۲۵ فروری۔ مسٹر ہرفل چندر گھوش نے گاندھی جی کو ۸ ہزار روپے کی تھیلی پیش کی۔ یہ رقم بنگال میں کھدر کے پرچار اور دیگر تعمیری کاموں پر خرچ کی جائے گی۔

ناگپور ۲۵ فروری سیشن جج ناگپور نے موضع نبوہ کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے چھ مسلمانوں کو سزائے موت اور ۴۲ کو عمر قید بعبور دریائے شور کا حکم دیا۔ اور ۱۲ بری کر دیئے گئے۔ ملزموں کے خلاف الزام یہ تھا

کہ انہوں نے گذشتہ مارچ میں ایک سرکردہ کانگرسی مسٹر جگہ نور ائن پٹیل کو قتل کیا۔ معلوم ہوا ہے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی جائے گی۔

لاہور ۲۵ فروری۔ پنجاب کے برطانوی اضلاع میں کل رقبہ زیر کاشت کپاس کا موجودہ تخمینہ ۲۶۴۶۵۰۰ ایکڑ ہے۔ مجموعی پیداوار کا تخمینہ ۹۰۰ ۸۵۹ گھٹے ہے۔ ۳۰۹۰۰ گھٹے دیسی اور ۵۰۰۰ ۱م گھٹے امریکن ہیں جو سال گذشتہ کی پیداوار سے بقدر ۲۹ فی صدی کم ہیں

بمبئی ۲۵ فروری جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے ملازمین نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی اجرتوں میں ۵ فی صدی اضافہ کیا جائے۔

پٹنہ ۲۵ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس ۲۸ فروری کے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ آپ کے استقبال کے لئے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ ایوان مندوبین کی بنکنگ کمیٹی نے ایک بل منظور کیا ہے جس کے مطابق طیارے خریدنے کے لئے فن لینڈ کو ۲ کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا جائے گا۔

برلن ۲۵ فروری۔ ہٹلر نے نازی پارٹی کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج جرمنی فوج کے لحاظ سے جس قدر طاقتور ہے۔ اس سے پیشتر کبھی نہیں تھا۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا ہماری قوم کو تباہ ہونے دے۔ میں اس امر پر یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ ہٹلر نے یہ بھی اعلان کیا کہ جرمنی اور اٹلی میں دوستی کا مضبوط رشتہ ہے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے حکومت پنجاب نے علامہ مشرقی کے رسالہ "اکثریت یا خون" کو ضبط کر لیا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر ایک ہزار خاکساروں نے احتجاج کیا۔ نیز علامہ مشرقی نے حکومت کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر گورنر پنجاب مسٹر جناح صدر لیگ اور وزیر اعظم بنگال کو بھی برقیے ارسال کئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ فن لینڈ میں روسیوں کو کوئی اہم کامیابی نہیں ہوئی۔ وسطی محاذ میں روس کا نقصان جان بہت ہوا ہے۔ فن لینڈ کے دوسرے خط دفاع پر جو روسی حملے کئے گئے سب پسپا کر دیئے گئے۔ جھیل لڈوگا کے شمال مشرق میں جو نقصان روسیوں کو ہوا ہے۔ ماسکو میں اس کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں مولوی ظفر علی خان نے ایک قرارداد کے ضمن میں یہ ترمیم پیش کی۔ کہ اگر حکومت برطانیہ مسلم لیگ کے مطالبات مسترد کر دے تو بنگال اور پنجاب کی وزارتیں بطور احتجاج مستعفی ہو جائیں۔

پیرس ۲۵ فروری معلوم ہوا ہے پولینڈ کے دو سرکردہ لیڈروں کو جرمنوں نے برسر عام گولیوں سے اڑا دیا۔ ان کی موت کا تماشہ دکھانے کے لئے ۱ ہزار پولوں کو جبراً ایک میدان میں جمع کیا گیا تھا۔ دونوں لیڈروں نے گولی کے سامنے جانے سے پہلے زندہ باد پولینڈ۔ زندہ باد برطانیہ کے نعرے بلند کئے۔

کراچی ۲۵ فروری سندھ کے اضلاع کے دیہات میں چوہے مارنے کی مہم کے لئے گورنمنٹ نے ۲۲ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ جس سے قلی بھرتی کئے جائیں گے۔ جو زمینداروں کے کھیتوں میں جا جا کر چوہے ماریں گے تاکہ فصلوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

احمد آباد ۲۵ فروری۔ کارخانہ داروں اور مزدوروں میں سمجھوتہ کی آخری کوشش شروع ہو گئی ہے۔ آج دونوں کے نمائندوں نے ایک گھنٹہ تک بند کمرے میں ملاقات کی اور بعض تجاویز پر غور کیا۔ کارخانہ داروں نے پیشکش کی ہے۔ کہ یہ جھگڑا ثالثی فیصلہ کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سپرد کیا جائے

بمبئی ۲۵ فروری۔ کپڑے کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے ایک جلسہ میں کونسل آف ایکشن کے اس فیصلہ کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ کہ اگر انہیں ۱۵ فی صدی الاؤنس نہ دیا گیا۔ تو وہ ۴ مارچ سے عام سٹرائیک شروع کر دیں گے۔

جموں ۲۵ فروری۔ مہاراجہ کشمیر نے سٹیٹ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں دو بل پیش کرنے کی اجازت دی ہے پہلے بل کا مقصد یہ ہے کہ ہندو بیواؤں کو جائداد میں سے حصہ دیا جائے اور دوسرے کا مدعا یہ ہے کہ آئندہ کسی ایسی وصیت یا انتقال کو جائز قرار نہیں دیا جائے گا۔ جو اس شخص کی موجودگی میں نہ ہو جس کے حق میں وصیت کی گئی ہو

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر قسم کے ہوائی جہازوں کے لئے ہندوستان اور غیر ممالک میں ہوائی اڈوں کو وسیع کیا جا رہا ہے

لکھنؤ ۲۵ فروری۔ کچھ عرصہ سے لکھنؤ اور گرد و نواح میں ٹیلیگراف کے تار کاٹے جا رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں پانچ آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان سے قبضہ سے کچھ مسروقہ تار بھی برآمد ہو گئی ہے

کراچی ۲۵ فروری۔ یورپ میں جنگ چھڑ جانے اور ضلع سکھر کے فسادات کی وجہ سے سندھ گورنمنٹ پر ۳۰۳ ۵۶۸ ۳ روپیہ کا زائد بار پڑ گیا ہے۔ چنانچہ کل اسمبلی کے اجلاس میں گورنمنٹ کی طرف سے اتنی رقم کا ضمنی مطالبہ زیر پیش کرنا پڑا۔

امرتسر ۲۵ فروری گندم -/۱/۵/۳ سے -/۱۰/۵/۳ نخود -/۶/۳ سونا -/۸/۳/۴۳ چاندی -/-/۵۸ پونڈ -/۵/۲۷

اخبار "سدابہار" کے بعض الفاظ کی اصلاح

ایڈیٹر صاحب اخبار "سدابہار" لاہور کی خواہش کے مطابق میں نے اپنے سالانہ جلسہ ۱۹۳۹ء کی رپورٹ انہیں ارسال کی تھی۔ جس کا خلاصہ انہوں نے اپنے اخبار کی ۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں شائع فرمایا۔ چونکہ خلاصہ شدہ رپورٹ میں ایک آدھ جگہ غلطی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس کی تصحیح ضروری ہے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد میں نے اپنے اندازہ کے مطابق پینتالیس ہزار کے قریب لکھی تھی۔ لیکن اخبار مذکور میں "کم و بیش ایک لاکھ نفوس" بتلائے گئے ہیں۔ اسی طرح وہ نذرانہ جو جماعت احمدیہ نے اپنے محبوب امام کے حضور اس موقعہ پر پیش کیا۔ اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ "اسی موقعہ پر تبلیغی اور تنظیمی کاموں کے لئے ۳- لاکھ سے اوپر چندہ جمع ہوا ہے"۔ حالانکہ جیسا کہ احباب جانتے ہیں۔ یہ تین لاکھ کی رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ

یوم التبلیغ کے لئے ضروری اعلان

یوم التبلیغ کے لئے بک ڈپو تالیف واشاعت نے اپنا لٹریچر نہایت ہی سستا کر دیا ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (۱) ٹریکٹ پیارے رسول کے پیارے حالات فی ۰/ (۲) پریم بھرے گیت فی ۰/ (۳) شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی ۰/ (۴) رسول کریمؐ کی قربانیاں فی ۰/ (۵) ویدک دھرم کی حقیقت فی ۰/ (۶) کیا وید ازلی ہیں۔ فی ۰/ (۷) موجودہ وید ازلی نہیں فی ۰/ (۸) وید سمجھ سے بالا اور مہمل کتاب ہے۔ فی ۰/ (۹) ویدوں کی بے اعتباری فی ۰/ (۱۰) وید رشیوں کی تصنیف ہیں۔ فی ۰/ اگر کوئی دوست ایک سو کی تعداد میں خریدیں گے تو ڈیڑھ روپیہ سینکڑہ دیئے جاویں گے۔ (۱۱) لیکچر سیالکوٹ فی ۰/ (۱۲) قادیان کے آریہ اور ہم فی ۰/ (۱۳) کشتی نوح فی ۱/ (۱۴) پیغام صلح اردو فی ۱/

(نوٹ) امتحان میں پاس ہونے کے گر مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایک نہایت ہی مفید ٹریکٹ ہے جس کا مطالعہ امتحان دینے والے طالب علموں کے لئے از حد ضروری ہے۔ طالب علم بک ڈپو سے خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی ۰/

ملنے کا پتہ:- **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان**

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین نیشنل کانگرس کے ۵۳ ویں اجلاس کے سلسلہ میں جو رام گڑھ میں {جہاں براستہ رانچی روڈ (ای۔ آئی ریلوے) اور رام گڑھ ٹاؤن (بی۔ این۔ ریلوے) گاڑی جاتی ہے} مارچ ۱۹۴۰ء میں منعقد ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں سے ای۔ آئی ریلوے پر رانچی روڈ سٹیشن تک اور بی۔ این ریلوے پر رام گڑھ ٹاؤن تک ہر درجہ کے تھرو واپسی ٹکٹ ۱۷ فروری سے ۲۱- مارچ تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں:-

درجہ	نارتھ ویسٹرن ریلوے پر	ای۔ آئی اور بی این ریلویز پر
اول اور دوم درجہ	ڈیڑھ گنا کرایہ	ڈیڑھ گنا کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	دوگنا کرایہ	

یہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے ۳۰ مارچ ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ ان واپسی ٹکٹوں کے غیر استعمال شدہ حصوں پر کوئی ریفنڈ نہیں دیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے سٹیشن ماسٹروں کو لکھیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور۔

الفضل کا جوبلی نمبر مفت حاصل کریں

"الفضل" کا جوبلی نمبر جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کے متعلق بیش بہا اور ایمان افروز مضامین کا مرقع ہے۔ اور جس میں تین درجن کے قریب فوٹو بھی ہیں۔ ان احباب کو مفت دیا جائیگا جو الفضل کے مستقل خریدار بنیں گے۔ جو احباب "جوبلی نمبر" مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج ہی قیمت ارسال کر کے یا وی۔ پی کی اجازت دے کر الفضل کے خریدار بن جائیں۔

الفضل کا جوبلی نمبر غیر احمدی اور غیر مبائع اصحاب میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے

جو اصحاب ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے۔ ان سے نصف قیمت یعنی چار آنے فی پرچہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی۔

منیجر "الفضل"

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

(نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔ **عبد الرحمٰن کاغانی ایڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان**